اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم شنبہ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

جلد ۲۸ | ۱۵ محرم ۱۳۵۹ھ | ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۲۴ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲۔ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت کے متعلق آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی عام صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ آج قدرے سردرد کی شکایت رہی ؎

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس میں کل کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب کلی صحت یابی کے لئے دعا کریں ؎

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت کے دوستوں سے وقفِ زندگی کا مطالبہ

"انسان کو ضروری ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو۔ کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں ؎

یاد رکھو۔ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش! مسلمانوں کو معلوم ہوتا۔ اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے ؎

مجھے تو تعجب ہوتا ہے۔ کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم وغموم اور کرب و دکھ سے خواستگارِ نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جائے۔ تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام اسی وقف کی وجہ سے حیاتِ طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے پھر اب کونسی وجہ ہے؟ کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے ؎

بات یہی ہے۔ کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک کرشمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جائے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں ؎

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں۔ اور زندہ ہوں۔ تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جائے ؎

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں۔ اور تجربہ کر چکا ہوں۔ اور اس وقف کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جائے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول و تحریک چندہ تالاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ بچوں میں ایسی کھیلوں کو رواج دیا جائے۔ جو ان کی صحت کو بہتر بنانے کے علاوہ ان کی آئندہ زندگی میں بھی مفید ثابت ہوں اور اس سلسلہ میں حضور نے تیرنا سیکھنے کی بھی تحریک فرمائی تھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کنوئیں کے پاس ایک تالاب بنایا گیا ہے۔ اور پانی مہیا کرنے کے لئے کنوئیں میں بجلی کا موٹر لگایا گیا ہے۔ اسی تالاب میں بچوں کو تیرنا سیکھنے کی مشق کرائی جایا کرے گی۔

جیسا کہ میں پہلے بھی اعلان کر چکا ہوں کہ یہ کام قرض لے کر کیا گیا ہے۔ جس کی ادائیگی ضروری ہے اور ابھی کام کی تکمیل کے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے۔ ان تمام اخراجات کے لئے -/-/۵۴۰۰ روپے کی ضرورت ہے۔ میں نے تعلیم الاسلام اولڈ بوائز کو مخاطب کرتے ہوئے یہ تحریک کی تھی۔ کہ وہ اس مفید اور نیک کام میں حصہ لیں اور اپنے چندہ کی رقوم مجھے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ میری اس تحریک پر بعض دوستوں نے چندہ کی رقوم بھجوائی ہیں۔ اور بعض نے وعدے بھی بھجوائے ہیں۔ جن دوستوں کی طرف سے چندہ آیا ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

ڈاکٹر غلام احمد صاحب دہلی -/-/۵
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد -/-/۵۰
سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد -/۲۵
فاضل اللہ دین " -/۲۵
صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس -/۲۵
مرزا رشید احمد صاحب قادیان -/-/۱۰۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب قادیان -/۵
خلیفہ عبد الرحیم صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ جموں -/-/۱۰
ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مالک ہیلتھ -/-/۵۰
جناب مرزا عزیز احمد صاحب منٹگمری ۵۰ روپیہ -/-/۵ قسط اول وصول

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

برطانوی افواج میں مزید ۵ لاکھ کا اضافہ

لنڈن ۳۰ فروری۔ برطانیہ کے جنگی انتظامات اور مزید سرگرمیوں کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ برطانیہ طویل جنگ کے لئے تیار ہے۔ جنگ شروع ہونے سے اس وقت تک برطانیہ کی باقاعدہ تربیت یافتہ افواج میں مزید ۵ لاکھ تربیت یافتہ افراد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ جس رفتار سے مزید رضاکاروں کو تربیت دی جا رہی ہے۔ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے کامل توقع ہے۔ کہ برطانوی افواج میں تھوڑے عرصہ تک مزید تربیت یافتہ اشخاص کا اضافہ ہو جائے گا۔ یہ سلسلہ یہیں ختم نہیں ہو گا۔ بلکہ جنگ کے خاتمے تک اسے جاری رکھنے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ افواج میں مزید توسیع کرنے کے لئے ایک پالیسی مرتب کر لی گئی ہے۔ جس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کی بنیاد ضروری امور پر رکھی گئی تھی۔ اول یہ کہ اس وقت تک کوئی شخص میدان جنگ میں نہ بھیجا جائے۔ جب تک اسلحہ جنگ کو عقل مندی اور دانش مندی کے ساتھ استعمال کرنے کا ماہر نہ ہو جائے۔ دوئم یہ کہ نئی بھرتی بے تحاشہ نہ کی جائے۔ بلکہ ضرورت کے مطابق باقاعدہ اس کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

برطانیہ کی باقاعدہ افواج میں اس طرح جو ۵ لاکھ افسر اور سپاہی زائد کئے گئے ہیں۔ وہ جنگ کی ہر تفصیل اور ہر اسلحہ کے استعمال سے بخوبی واقف ہیں۔ اور جو نئے سپاہی اور افسر تیار کئے جا رہے ہیں۔ انہیں بھی اسی اصل پر تربیت دی جا رہی ہے جنگ سے قبل موجودہ سکون کی حالت برطانیہ کے لئے بے حد مفید رہی ہے۔ اس سکون سے برطانیہ نے فائدہ اٹھا کر نہایت باقاعدگی کے ساتھ اپنی تمام کمی پوری کر لی ہے۔

ڈاکٹروں کے متعلق سرکاری اطلاع

آئندہ پنجاب سبارڈینیٹ میڈیکل سروس میں بھرتی ہونے کے لئے (دوسرے امور کو مساوی خیال کرتے ہوئے) ان اشخاص کو ترجیح دی جائیگی جو پنجاب کے کسی موضع میں ایسے میڈیکل پریکٹیشنروں کے طور پر ملازم رہے ہوں جنہیں مالی امداد دی جاتی ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۲۱ فروری۔ جرمن ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ نصف شب کے قریب دشمن کے بہت سے جہاز مغرب اور شمال مغرب کی جانب سے ہالینڈ کے غیر جانبدار علاقہ سے ہوتے ہوئے ہیلیگولینڈ میں داخل ہوئے۔ ایک جرمن آبدوز نے ۲۷ ہزار ٹن کے جہاز غرق کر دیئے اور بخیریت واپس پہنچ گئی۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ شب برطانوی ہوائی جہازوں نے ہیلیگولینڈ پر کامیاب گشتی پرواز کی۔

ہیلسنکی ۲۱ فروری۔ فن لینڈ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ روسیوں کا یہ دعویٰ کہ انہوں نے میز ہم لائن کے ایک سرے پر واقع ایک اہم قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔

سویڈن کے اس اعلان پر کہ وہ فن لینڈ کو فوجی امداد نہیں دے سکتا۔ فن لینڈ میں حکم دیا گیا ہے کہ سب لوگ لڑائی کے لئے تیار رہیں۔ جن لوگوں کو طبی وجوہات کی بناء پر مستثنیٰ کیا گیا تھا۔ اب انہیں بھی فوج میں لے لیا جائیگا زرعی کام ۱۹ اور ۲۰ سال کی درمیانی عمر کے بچوں کے سپرد کئے جا رہے ہیں کیونکہ زرعی مزدوروں کو بھی میدان جنگ میں لے جایا جائیگا۔ فن لینڈ کے ایک سرکاری نمائندہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ہمارے ملک کی حفاظت مقصود ہے۔ تو اب وقت ہے۔ کہ ہمدردانہ تقریروں کو عملی صورت دیدی جائے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے جہاز "آلٹمارک" کے واقعہ کے متعلق جو بیان حکومت ناروے کے رویہ کے متعلق دیا تھا۔ ناروے کے وزیر خارجہ نے اس سلسلہ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی حکومت نے جو کچھ کیا بین الاقوامی قوانین کے مطابق کیا۔ اور کسی کے دباؤ کے ماتحت نہیں کیا۔ جہاز "آلٹمارک" کو یہ حق حاصل تھا۔ کہ اپنی تلاشی نہ ہونے دے۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ بنگال گورنمنٹ نے اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" کو نوٹس دیا ہے۔ کہ آئندہ سپیشل پریس ایڈوائزر کو دکھائے بغیر کوئی ایڈیٹوریل شائع نہ کیا جائے۔ یہ حکم تین ماہ تک نافذ رہے گا۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ مسٹر جوشی سابق ایڈیٹر "نیشنل فرنٹ" کو بنگال گورنمنٹ نے ڈیفینس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت حکم دیا ہے کہ فوراً صوبہ بنگال سے نکل جائیں۔

مالیکنڈہ ۲۱ فروری۔ آج بعد دوپہر یہاں گاندھی سیوا سنگھ کا جلسہ ہونے والا تھا۔ لیکن مخالف فریق نے جلسہ گاہ پر قبضہ کر لیا۔ اور کالی جھنڈے کے نیچے اپنا جلسہ کیا جس میں گاندھی جی کے خلاف تقریریں کی گئیں۔ بعد میں جلوس نکالا گیا۔ اور گاندھی جی کے خلاف سخت نعرے لگائے گئے۔

ایمسٹرڈم ۲۱ فروری۔ جرمن گورنمنٹ نے ہالینڈ کے سرحدی سٹیشن پر ٹریفک پر زبردست پابندیاں لگا دی ہیں۔ اور کسی شخص کو اس وقت تک جرمن حد میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ جب تک وہ ثابت نہ کر دے۔ کہ تجارتی کام پر جا رہا ہے البتہ مال کے ٹریفک پر کوئی پابندی عائد نہیں۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ انگلستان کے محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سال مزید ڈیڑھ لاکھ جہازی اور افسر بھرتی کئے گئے ہیں۔ جن سے جنگی و تباہ کن جہازوں پر کام لیا جائے گا۔ نیز لبوں کو چلانے کے لئے ۱۵ ہزار عورتوں کو تیار کیا گیا ہے۔

ایک ہندوستانی نوجوان مسٹر صفدر قریشی نے جو ہوا باز اور ہوائی جہازوں کے انجینئر ہیں۔ اپنی خدمات حکومت فن لینڈ کی امداد کے لئے پیش کی تھیں۔ انہیں فن ہوائی فوج میں انجینئر مقرر کر دیا گیا ہے

وارسا ۲۱ فروری۔ جرمن حکام نے ڈیڑھ سو پولوں کو گولی سے اس لئے اڑا دیا ہے۔ کہ انہوں نے بیماری کی وجہ سے کھیتوں پر کام کرنے میں عذر کیا تھا۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ اٹلی اور روما نیہ باہم تجارتی تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ دونوں میں گفت و شنید شروع ہو گئی ہے

کراچی ۲۱ فروری۔ حکومت سندھ نے کراچی کو فضائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے انتظامات کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔ مقامی حکام کے ذریعہ انتظامات کئے جائیں گے

دہلی ۲۲ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر بحث ہوئی۔ بعض ممبران نے ریلوے کرایہ بڑھانے پر سخت نکتہ چینی کی۔ جواب میں کہا گیا۔ کہ یہ جنگ کے زمانہ کا بجٹ ہے۔ اسے زمانہ امن پر قیاس نہ کیا جائے۔

لاہور ۲۲ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بندش شراب کے متعلق کہا۔ کہ دوسرے صوبوں میں اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ دیکھنا چاہتی ہے۔ کہ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ کل ٹرکی میں پھر زلزلہ آیا۔ جس سے چار گاؤں تباہ ہو گئے ۱۰۰۰ افراد مر گئے۔ اور ۲۰۰ زخمی ہوئے

لنڈن ۲۲ فروری۔ واشنگٹن کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ چند ماہ میں جرمنی کے علاقوں میں بسنے والے ۵ لاکھ آدمیوں نے امریکہ آنے کی اجازت مانگی ہے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ موزیل کے مشرق میں جرمنوں نے چھاپہ مارا۔ مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اور ان کے دو آدمی پکڑ لئے گئے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ فن لینڈ میں برف کے طوفان نے روسی فوجوں پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ اور وہ آگے بڑھنے سے رک گئی ہیں۔ فنیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اب ان کی پوزیشن پہلے سے بہت بہتر ہے۔ اب ان کے مورچے بہت مضبوط ہیں۔ گذشتہ تین دنوں میں جو روسی ہوائی جہازوں نے مختلف مقامات پر حملے کئے۔ ان میں سے ۱۶ نیچے گرا لئے گئے

لنڈن ۲۲ فروری۔ آج انگلینڈ کے شمالی مشرقی کنارے پر ایک جرمن ہوائی جہاز کو گرا لیا گیا۔

قاہرہ ۲۲ فروری۔ نیوزی لینڈ کے جو فوجی دستے مصر میں رکھے گئے ہیں۔ ان کی صحت اور عام حالت بہت اچھی ہے مصری ان کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ کل ان فوجوں نے فرضی جنگ کی۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ رومانیہ کے وزیر خزانہ بلغاریہ کے وزیر خزانہ سے گفتگو کرنے کے لئے صوفیہ پہنچ گئے ہیں

لنڈن ۲۱ فروری۔ مغربی محاذ جنگ کے متعلق ایک فرانسیسی اعلان مظہر ہے۔ کہ وائن کے علاقہ میں فرانسیسی دستے اور توپ خانے سرگرم عمل رہے البتہ فضائی سرگرمیوں کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی۔

مدراس ۲۱ فروری۔ مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری سکولوں میں ہندی کی لازمی تعلیم بند کر دی گئی ہے۔ اور اسے اختیاری مضمون بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے لازمی ہونے پر پبلک نے شدید مخالفت کی تھی۔ یہ کانگرس وزارت نے ۱۲۵ سکولوں میں اسے رائج کیا تھا۔ مگر اب گورنر نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ جرمن وائرلیس سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تقریباً ۴۰ ہزار روسیوں کو جرمن پولینڈ سے واپس روس بھیج دیا گیا ہے۔ ساٹھ ہزار پول جو جرمن پولینڈ سے بھاگ گئے تھے۔ اب انہیں واپس لایا گیا ہے۔

دہلی ۲۱ فروری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ کسی جرمن کو جو ہندوستان سے واپس جا رہا ہو۔ اٹلی تک جہاز کا کرایہ اور پھر وہاں سے جرمنی کی سرحد تک ریل کے کرایہ کے علاوہ ڈیڑھ سو روپیہ تک لے جانے کی اجازت ہوگی۔ اس سے زیادہ نہیں۔

رائل ایرفورس کے ہیڈ کوارٹرز میں ایسے ہوائی جہازوں کے کامیاب تجربہ کے بعد انہیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین نیشنل کانگرس کے ۵۳ ویں اجلاس کے سلسلہ میں جو رام گڑھ میں (جہاں بمباستہ رانچی روڈ (ای۔ آئی ریلوے) اور رام گڑھ ٹاؤن (بی۔ این۔ ریلوے) گاڑی جاتی ہے) ۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں منعقد ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں سے ای۔ آئی ریلوے پر رانچی روڈ سٹیشن تک۔ اور بی۔ این ریلوے پر رام گڑھ ٹاؤن تک ہر درجہ کے مقررہ واپسی ٹکٹ ۱۷ فروری سے ۲۱ مارچ تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے۔

درجہ	نارتھ ویسٹرن ریلوے پر	ای۔ آئی اور بی۔ این ریلویز پر
اوّل اور دوم درجہ	ڈیڑھ گنا کرایہ	ڈیڑھ گنا کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	دوگنا کرایہ	

یہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے ۳۰ مارچ ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ ان واپسی ٹکٹوں کے غیر استعمال شدہ حصوں پہ کوئی ریفنڈ نہیں دیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے سٹیشن ماسٹروں کو لکھیں:

چیف کمرشل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

جرنی مینوں (یعنی چھ فٹروں اور چار بائل میکروں) (رننگ شیڈز) کلاس فرسٹ گریڈ ۲-۶۵-۵/۲-۸۵ کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان دس اسامیوں میں سے آٹھ مسلمانوں کے لئے مقرر ہیں۔ ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یورپینوں کے لئے۔ اور ایک دوسری اقلیتوں مثلاً ہندوستانی عیسائیوں۔ پارسیوں اور سکھوں کے لئے۔ درخواستیں زیادہ سے زیادہ یکم اپریل ۱۹۴۰ء تک مقررہ فارم پر پہنچ جانی چاہئیں تسلیم شدہ ٹیکنیکل اداروں یا کالجوں کے فارغ التحصیل طلباء درخواستیں دیں۔ درخواستوں کے ساتھ عملی تجربہ۔ تعلیمی اوصاف۔ چال چلن اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی نقول شامل ہونی چاہئیں۔ اگر مکمل تفصیلات درکار ہوں تو جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ایک لفافہ ارسال کریں جس پر ٹکٹ چسپاں ہوں۔ اور ایڈریس درج ہو۔ اور اس کے بائیں بالائی کونے پر یہ الفاظ لکھے ہوں:-

Vacancy for Journeyman Running Sheds

جنرل منیجر

احباب درست کرلیں

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی جدید فہرست رائے دہندگان کے متعلق جو ہدایات مرتب ہو چکی ہیں وہ جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ اس میں شرط ۲ کی (۵) جزو کی پہلی سطر میں دو ہزار کے بعد (سالانہ) کا لفظ غلطی سے درج ہوگیا ہے۔ احباب درست کرلیں:

ناظر امور عامہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ جماعت احباب لالہ ملاوا مل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام۔

خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری۔

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر

سفوف نور جو ابتداء نزول الماء میں نہایت مؤثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ:

معجون دلشاد باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری۔ دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے۔ چستی پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے۔ تیر بہدف اکسیر اعظم کا عمدہ علاج ہے ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ

معجون روشن دماغ یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجت مند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۵ خوراک ۱۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں غیر خونی مسے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماؤں کو چاہئے کہ امید سے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ دو آنہ

المشتہر:- (لالہ) ملاوا مل حکیم بڑا بازار قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک دوست کو جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی تعریف

ایک دوست ڈاکٹر محمد دین صاحب ریٹائرڈ ویٹرنری انسپکٹر مہاجر قادیان محلہ دارالفضل نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں نے ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر قادیان میں حاضر ہو کر بیعت کی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد سست ہو گیا۔ صوم وصلوٰۃ کا بھی پابند نہیں رہا تھا۔ بالآخر ۱۹۳۰ء میں پھر حضور کی بیعت کی۔ کیا میں صحابی ہوں؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے جواب میں لکھا۔

"جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔ اور پھر ارتداد نہیں کیا۔ خواہ درمیان میں کس قدر کمزور کیوں نہ ہو گیا ہو۔ وہ یقیناً صحابی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔" "مرزا محمود احمد"۔

ناظر تالیف وتصنیف

مجلس تحکیم قائم کرنے کی نہایت ضروری تحریک

نظارت امور عامہ کی طرف سے مجلس تحکیم (پنچائت) کے انتخاب کے لئے بہت سی جماعتوں کو مطبوعہ چٹھیاں بھجوائی جا چکی ہیں۔ لیکن تاحال ان میں سے تین چار جماعتوں کے سوا کسی جماعت کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ میں جماعتوں کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ مجلس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشا مبارک کے ماتحت بنائی جا رہی ہے۔ جو رفع تنازعات وغیرہ کے فرائض سرانجام دیا کرے گی۔ اور جن کی وضاحت مرسلہ چٹھیوں میں کی جا چکی ہے۔

اس بارہ میں پہلے بھی اخبار میں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ لیکن تاحال توجہ نہیں کی گئی۔ اب پھر دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ اور جماعتوں وعہدہ داروں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتیں سکرٹری امور عامہ قاضی اور مجلس تحکیم کا انتخاب عمل میں لا کر فوراً اطلاع دیں مجلس تحکیم (پنچایت) تین ممبران پر مشتمل ہو گی۔ جن میں سے قاضی سرپنچ ہو گا۔ باقی دو ممبران پنچ ہوں گے۔ یہ دو ممبران بھی ایسے منتخب ہوں۔ جو حتی الوسع اسلامی قانون سے واقف ہوں۔ انتظامی عہدہ دار ان میں سے عہدہ داران قضا کا انتخاب نہ کیا جائے۔ بلکہ یہ ان سے علیحدہ ہوں گے۔

چھوٹی چھوٹی جماعتیں قریب کی بڑی جماعت کے ساتھ شامل ہو کر ایک ہی مجلس کا انتخاب کریں۔

ناظر امور عامہ

خدام الاحمدیہ کا لٹریچر

رپورٹ خدام الاحمدیہ } یہ کتاب ابھی حال میں طبع ہوئی ہے۔ جو $\frac{20 \times 26}{8}$ کے چوالیس (۴۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ تمام مجالس ضرور منگوائیں۔ کیونکہ اس میں خدام الاحمدیہ کی گذشتہ دو سالہ مساعی کی تفصیل ہے۔ اور اس کا مطالعہ خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر چلنے کیلئے مفید ہے۔ ایک کاپی کی قیمت صرف دو آنے ہے۔ جس قدر تعداد مطلوب ہو جلد از جلد اطلاع دیں۔

مشعل راہ } یہ کتاب چھوٹی تقطیع کے چھیانوے صفحات پر طبع ہوئی ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ان تمام ارشادات کے اقتباسات جمع کئے گئے ہیں۔ جو حضور نے وقتاً فوقتاً خطبات جمعہ میں خدام الاحمدیہ کے متعلق فرمائے۔ ایک کاپی کی قیمت ۲

قادیان دارالامان

از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر سیالکوٹ

میں احمدی ہوں وطن قادیان ہے میرا — نئی زمین نیا آسمان ہے میرا
فضائیں جس کی ہیں لرزاں حیات تازہ سے — وہی مسیح کی بستی جہان ہے میرا
اسی جہان میں حق الیقین ہوتا ہے — اسی جہان میں وہ لامکان ہے میرا
اسی کے نور میں کھلتی ہے آنکھ باطن کی — اسی سپہر پر زندہ نشان ہے میرا
بنا دیا تھا جسے پیر دور گردوں نے — پھر اس ہوا میں وہ ایمان جوان ہے میرا
اسی کے نام سے میری زباں میں ہے تاثیر — اسی کے ذکر سے دلکش بیان ہے میرا
خدا ہی ہے کہ جو تنویر کامیاب کرے — میں خام عشق ہوں اور امتحان ہے میرا

نوماہی بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کا شکریہ

سال رواں کی تیسری سہ ماہی جنوری ۱۹۴۰ء کو ختم ہو گئی ہے۔ اس نوماہی بجٹ کو جن جماعتوں نے پورا کر دیا ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ بھی وہ اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں گی۔ نیز جن جماعتوں کے بجٹ پورے نہیں ہوئے انہیں چاہئے۔ وہ ابھی سے جدوجہد شروع کر دیں۔ تاکہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل ان کے سالانہ بجٹ سو فیصدی پورے ہو جائیں۔ اور وہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی مستحق ثابت ہوں۔

(۱) وہ جماعتیں جن کے بجٹ ۵۰۰۰ سے اوپر ہیں } حیدر آباد دکن۔ نیروبی۔

(۲) وہ جماعتیں جن کے بجٹ ۲۵۰۱ سے لے کر ۵۰۰۰ تک ہیں } سکندر آباد دکن۔ دہلی۔

(۳) وہ جماعتیں جن کے بجٹ ۱۰۰۱ تا ۲۵۰۰ ہیں } حلقہ مسجد مبارک قادیان۔ گنج۔ گجرات فیروز پور شہر۔ انبالہ۔ برج ورکس کوٹری۔ جمشید پور۔

(۴) وہ جماعتیں جن کے بجٹ ۵۰۱ تا ۱۰۰۰ ہیں } بٹالہ۔ سبڑیال۔ آگرہ۔ جے پور۔ میرٹھ۔ شموگہ۔

(۵) وہ جماعتیں جن کے بجٹ ۲۵۰ تا ۵۰۰ ہیں } پٹھانکوٹ۔ دولت پور۔ چک چھور ۱۱۷ کوٹ فتح خان۔ چک سکندر۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ کھرڑ پکا۔ خانپور (ملتان) بھٹنڈہ گلگت۔ کوٹ احمدیاں۔ یادگیر۔ زابل ستیان۔

(۶) وہ جماعتیں جن کے بجٹ ۲۴۹ تک ہیں } قلعہ لال سنگھ۔ شاہ پور۔ امر گڑھ۔ لوی ننگل (گورداسپور) دھرمکوٹ رندھاوا۔ میانی شیرا۔ چھور (سیالکوٹ) دوجووال گلانوالی۔ اجنالہ۔ جلو۔ کرتو۔ سوہاوہ۔ تلونڈی راہ والی۔ مانگٹ اونچے۔ چک ۹۶ غربی چندرکے چک ۲۱۵۔ چنیوٹ۔ گھوگھیاٹ۔ شیخ پور۔ ڈنگہ۔ پڈانوالہ اسماعیلہ۔ گھیٹر۔ ملکوال۔ بستی رندان پارہ چنار۔ چک ۱۵۲/۲ بالکڑہ۔ چک ۵۲۳ جلارائیاں۔ چک ۱۰۳/۶ بیچہ وطنی۔ للیانی۔ جھمٹ۔ سرسنز۔ برنالہ۔ مالنہ منڈی۔ ہربنس پورہ۔ ریشی نگر۔ نونہ مٹی۔ گوٹھہ مہر محمد بوٹا چک ۲۷۰ انچولی۔ رام پور۔ چندوسی۔ کولمبو سیلون۔ پانڈے۔

دستور اساسی وقواعد وضوابط } جن مجالس کے پاس ابھی تک دستور اساسی کی کاپی نہ پہنچی ہو۔ وہ منگوا لیں۔ ان کتب کی قیمت معہ محصولڈاک ۱/۱۱ فی کاپی ہے۔ جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش

اسلام میں قطعاً تشدد کی تعلیم نہیں

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ گاندھی جی نے سکھوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے بالفاظ سکھ اخبار "شیر پنجاب" کہا تھا۔ کہ

"میرا دھرم عدم تشدد ہے۔ اور گورو گوبند سنگھ نے تشدد کی تعلیم دی ہے۔ اس لئے سکھ بہ یک وقت دو راستوں پر چل نہیں سکتے۔ وہ دونوں میں سے ایک منتخب کر لیں۔"

اگرچہ وفد کے ایک ممبر نے لکھ دیا تھا۔ کہ "مہاتما جی نے ہرگز یہ الفاظ استعمال نہیں کئے۔" لیکن حال میں گاندھی جی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ:-

"میں نے سکھوں سے جو کچھ کہا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ اگر ان کا یہ خیال ہے۔ کہ گورو گوبند سنگھ نے پوری طرح عدم تشدد پر شردھا رکھنے کی تعلیم نہیں دی۔ تو وہ اس وقت تک اپنے آپ کو سچا طور پر کانگرسی نہیں کہہ سکتے۔ جب تک کہ کانگرس کا موجودہ اصول عدم تشدد قائم ہے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر وہ اس حالت میں کانگرس میں شامل ہوئے۔ یا اس میں رہے۔ تو وہ اپنی پوزیشن کو خراب بنالیں گے۔ اور اس لئے وہ اپنے کاز کو بھی نقصان پہنچائیں گے"

چونکہ گاندھی جی نے بالکل صاف الفاظ میں سکھوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔ اس لئے اخبار "شیر پنجاب" (۲۱ فروری) نے ان الفاظ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اور گو اس نے اپنی کسی مذہبی کتاب سے وہ تعلیم پیش نہیں کی۔ جس کا اسے دعوے ہے۔ اور جسے اس نے گاندھی جی کے جواب میں بیان کیا ہے۔ اور نہ ہی یہ بتایا ہے۔ کہ گاندھی جی نے گورو گوبند سنگھ جی کی کس شکشا کا حوالہ دیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ حالانکہ جب سوال یہ تھا۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی نے کیا تعلیم دی ہے۔ تو اس کا بتانا ضروری تھا تاہم اس جواب کا جہاں تک تعلق سکھ دھرم سے ہے۔ ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ گاندھی جی کے الفاظ کے متعلق "شیر پنجاب" نے عقلی پہلو سے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بہت وزنی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر چونکہ اس نے خواہ مخواہ اسلام کا ذکر غلط پیرایہ میں کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس بارے میں کچھ عرض کیا جائے۔

"شیر پنجاب" نے تشدد کے متعلق سکھ دھرم کا جو نقطۂ نگاہ پیش کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ:-

"اگر کام عدم تشدد سے چل جائے۔ تو ہم ہرگز تلوار سے کام نہیں لیں گے۔ لیکن اگر تشدد کا حملہ تشدد کے بغیر نہ رُک سکتا ہو۔ تو ہمارے مذہب میں تلوار کو بطور ڈھال استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے یعنی اپنی عزت۔ آزادی۔ جان و مال اور دھرم پر کسی متشددانہ حملہ کی مدافعت میں سکھ کے لئے کرپان کا استعمال پاپ نہیں بلکہ دھرم ہے"

پھر لکھا ہے:-

"ہم تلوار چلاتے ہیں تو تشدد کے خلاف۔ اس لئے جو تشدد دھرم میں جائز بھی ہے۔ وہ درحقیقت عدم تشدد ہے"

لیکن باوجود اس کے کہ اسلام میں ان خیالات کے مقابلہ میں نہایت ہی اعلیٰ اور بے حد مکمل تعلیم موجود ہے "شیر پنجاب" اسلام کو اس عینک سے بھی نہیں دیکھ سکا جس سے اس نے اپنے دھرم کو دیکھا ہے۔ اور گاندھی جی کی ہر بات کو غلط قرار دینے کے جوش میں لکھ دیا ہے۔ کہ

"مہاتما جی جب یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ سو فیصدی عدم تشدد کا علمبردار ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور کوئی سلیم العقل شخص آپ کے اس دعوے کو ایک پل کے لئے بھی قبول نہیں کر سکتا"

حالانکہ کوئی سلیم العقل شخص "شیر پنجاب" کے اس خیال کو درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ کہ اسلام قطعاً تشدد کی تعلیم نہیں دیتا اور سکھوں کے جس طریق عمل کو "شیر پنجاب" نے "عدم تشدد" قرار دیا ہے۔ اس کی اسلامی تعلیم کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں۔ "شیر پنجاب" کے نزدیک "اپنی عزت۔ آزادی۔ جان و مال اور دھرم پر کسی متشددانہ حملہ کی مدافعت میں سکھ کے لئے کرپان کا استعمال پاپ نہیں۔ بلکہ دھرم ہے۔" لیکن اسلام کسی صورت میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے اور کسی قسم کے تشدد کا خود بخود بدلہ لینے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ہر معاملہ کو ذمہ وار۔ اور صاحب اختیار افراد تک پہنچانے کی تلقین کرتا ہے۔ اور اس طرح انصاف حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ قیام امن کا یہ نہایت ہی اعلےٰ طریق ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہر شخص کا ہر تشدد کے مقابلہ میں تلوار لے کر خود کھڑا ہو جانا نہایت ہی امن شکن ہے۔

پھر اسلام نے جہاں انصاف حاصل کرنے کے لئے اور ہر قسم کے ظلم کے انسداد کے لئے ذمہ وار اصحاب کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دی ہے۔ وہاں یہ بھی تلقین کی ہے۔ کہ وَجَزَآؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ (۴۲-۳۸) یعنی کسی شرارت کی سزا اتنی ہی ہونی چاہیئے۔ جتنی کہ شرارت ہو۔ لیکن اگر خطاکار کو اس لئے معاف کر دیا جائے۔ کہ وہ معافی حاصل کر کے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرے گا۔ تو معاف کر دینا چاہیئے۔ اس صورت میں اگر نقصان بھی اٹھانا پڑے۔ تو اسے برداشت کر لیا جائے۔ اس کا اجر اللہ دے گا۔ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ گویا اصلاح ہو جانے کے آثار دیکھ کر معاف نہ کرنا بلکہ سزا ہی دینا بھی ظلم ہے۔ اور خدا تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

عام معاملات کے متعلق جب اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ اور مذہب کے بارے میں اس کا یہ ارشاد ہے۔ کہ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ۔ دینی معاملات میں کسی قسم کا جبر اور تشدد قطعاً جائز نہیں۔ تو کوئی سلیم العقل انسان کیونکر اس بات کا انکار کر سکتا ہے۔ کہ اسلام تشدد کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

چونکہ اسلام ایک کامل اور عالمگیر مذہب ہے۔ اس لئے اس نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق نہایت جامع تعلیم دی ہے۔ دُنیا میں عدل و انصاف قائم کرنے اور امن و سلامتی پھیلانے کے متعلق بھی اس نے ایسی تعلیم دی ہے جس کا عشر عشیر بھی کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ اس وقت نہایت اختصار کے ساتھ بطور ایک دو باتیں عرض کی گئی ہیں۔ اور ہر سلیم الفطرت ان سے بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اسلام نہ صرف کسی رنگ میں تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ تشدد کو مٹانے کے لئے ایسے اصول پیش کرتا ہے۔ کہ جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ اور جب تک دُنیا ان پر عمل نہ کرے گی۔ حقیقی امن قائم نہیں ہو سکے گا۔

معاصر "شیر پنجاب" نے جسے تشدد کے متعلق اپنے خیالات کی تائید میں اپنی مذہبی کتب میں سے کوئی حوالہ نہ مل سکا۔ قرآن کریم کی ایک آیت کے دو الفاظ سے یہ استدلال کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "قرآن سے بڑھ کر تو مسلمانوں کے لئے کوئی کتاب مقدس نہیں۔ قرآن ہی اسلام ہے اور قرآن کا حکم ہے۔ کہ يَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ۔ ایماندار وہ لوگ ہیں۔ جو قتل کرتے ہیں۔ اور قتل ہوتے ہیں۔" اسے اسلام میں تشدد کی تعلیم کا ثبوت پیش کرنا حد درجہ کی ناواقفیت کا ثبوت دینا ہے۔ یہ جنگ کے متعلق نہایت تفصیلی ہدایات اور تعلیم میں سے چند الفاظ ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جنگ کے متعلق ہدایات دینا نہایت ضروری امر ہے۔ اور جنگ میں شریک ہونے والوں کی حوصلہ افزائی لازمی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد کے حالات

روایات جناب شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس

والد صاحب کی وفات کے وقت میں کالج میں تعلیم پاتا تھا مگر بعد میں اپنی زمین واقع تحصیل حافظ آباد میں چلا گیا۔ جہاں اس وقت بندوبست ہو رہا تھا۔ اور اس میں منہمک ہو گیا۔ حسن اتفاق سے حضرت مولوی حکیم محمد دین صاحب ۱۹۰۷ء میں ہمارے ایک مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہنے لگے۔ اس بزرگ کی پاک صحبت کے اثر سے اس عاجز کو توفیق ملی۔ اور ان کے ہمراہ قادیان آیا۔ چونکہ ان ایام میں مجھے دینی واقفیت پوری نہ تھی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے جو مجھ سے شفقت سے پیش آتے تھے۔ دو تین روز کے بعد میں نے ذکر کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی مان لینا کوئی آسان کام نہیں پہلے میں اہل سنت والجماعت کی کتب پڑھوں گا۔ پھر حضرت مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کر کے کوئی فیصلہ کروں گا حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ زندگی کا کیا اعتبار ہے کتابوں کا سلسلہ بہت لمبا ہے۔ میں آپ کو ایک آسان گر بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں۔ اس طرح حقیقت کھل جائے گی۔ چنانچہ میں نے نمازوں میں دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے دوسرے یا تیسرے روز مجھ پر ایک مبشر اور صاف خواب کے ذریعہ حقیقت کھل گئی۔ اور معاً مجھے اپنے والد صاحب کی آخری نصیحت بھی یاد آ گئی۔ جس کا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ میں بیعت کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس وقت قریباً ۹۔۱۰ بجے صبح کا وقت تھا حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور اسی وقت مجھے مع حکیم محمد دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دولت خانہ پر لے گئے۔ اندر اطلاع کرائی اس پر حضور نے کمال شفقت سے اندر بلا کر بیت الدعا کے ساتھ والے دالان میں عاجز کی بیعت لی۔

میں نے بیعت کرنے سے پہلے حضور کی خدمت میں آبدیدہ ہو کر دست بستہ عرض کیا۔ کہ حضور میرے والد صاحب کو معاف فرما دیں۔ حضور نے فرمایا۔ اچھا ہم نے معاف کیا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ فرمایا۔ بہت اچھا۔ بیعت کے وقت حضرت اقدس چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ میں نیچے بیٹھ گیا۔ مگر حضور نے میرا ہاتھ کھینچ کر اوپر بٹھا لیا۔ اور بیعت لینے کے بعد لمبی دعا فرمائی۔

اس کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ حکیم محمد دین صاحب اور میں نیچے اترے تو راستہ میں خواجہ کمال الدین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے ملے۔ حضرت خلیفہ اول نے خواجہ صاحب سے کہا۔ کہ اس لڑکے کو جانتے ہو؟ اس نے آج وہ کام کیا ہے۔ کہ مجھے بھی اس پر رشک ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ کاش میری اولاد بھی میرے بعد میرے لئے اسی طرح نیک نامی کا باعث ہو۔ خواجہ صاحب نے پوچھا۔ کیا ہوا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس نے اپنے والد کو حضرت صاحب سے معافی دلا دی۔ اور اس کے لئے دعا کرائی ہے۔

شیخ صاحب نے بیان کیا۔ مجھے یاد پڑتا ہے۔ والدہ صاحبہ نے بھی اس امر کی تصدیق کی۔ کہ والد صاحب نے ذکر کیا تھا۔ کہ لیکھرام کے قتل پر جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی تلاشی لی گئی۔ تو والد صاحب کی کسی بے جا حرکت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ تو آج میری مخالفت کر رہے ہیں۔ مگر آپ کی اولاد میرے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائے گی۔ والد صاحب نے کہا۔ میں یہ سنکر چپ ہو گیا۔ کیونکہ انہیں شروع سے ہی یقین تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت بڑے بزرگ اور عابد انسان ہیں۔ اور مخالفت محض دنیاوی مفاد کو برقرار رکھنے کے لئے کر رہے تھے۔

میں نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور تھانہ بٹالہ کے اوپر والے کمروں میں رہا کرتا تھا۔ اور جو باتیں تھانہ میں ہوا کرتی تھیں۔ اکثر ان سے آگاہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں سٹیشن کی طرف ایک مسجد میں نماز پڑھنے گیا۔ تو وہاں ایک عرب بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ٹوٹی پھوٹی عربی میں اس سے دریافت کیا۔ کہ آپ کہاں جائیں گے۔ اور آپ کا کیا نام ہے اس نے اپنا نام بتایا۔ اور کہا کہ قادیان جاؤں گا۔ وہ جب چار پانچ روز کے بعد واپس آیا۔ تو پھر میری اس سے ملاقات ہو گئی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میں نے اس سے یوں سوال کیا تھا۔ کہ "أمرزا رجل صالح"۔ اس نے جواب دیا۔ طیب طیب۔ خیر میں واپس آ گیا۔ ان دنوں قادیان میں ایک کانسٹیبل حاکم علی کار خاص پر متعین تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کرنے والے تمام مہمانوں کی آمد و رفت کی رپورٹ کیا کرتا تھا۔ اور وہ رپورٹ گورنمنٹ میں جایا کرتی تھی۔ جب ہفتہ وار رپورٹ میرے والد صاحب کو لکھانے کے لئے بٹالہ آیا۔ تو میں اتفاقاً پاس تھا۔ اس رپورٹ میں ایک عرب کا ذکر تھا۔ مگر نام نہیں لکھا تھا۔ میرے والد صاحب اس پر بہت خفا ہوئے۔ اور کہا۔ کہ تم نے اس عرب کا نام کیوں نہیں لکھا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس پر سخت سرزنش ہو گی۔ اس پر میں نے والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اس کا نام فلاں ہے۔ انہوں نے دریافت کیا۔ تمہیں کیسے علم ہے۔ میں نے کہا۔ اس اس طرح میں اس سے ملا تھا۔ اور نام دریافت کیا تھا۔ چنانچہ وہی نام انہوں نے درج کر لیا۔

شیخ صاحب نے بیان کیا۔ کہ ۱۹۰۷ء میں جب مجھے خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہونے کی توفیق ملی۔ تو اس وقت تک وہی کانسٹیبل اس ڈیوٹی پر متعین تھا۔ اور لنگر خانہ میں کھانا کھایا کرتا تھا۔ میں نے اسے ملامت کی۔ کہ تم لنگر خانہ میں کیوں کھانا کھاتے ہو۔ اس نے کہا۔ حضرت مرزا صاحب کی شفقت سے مجھے اجازت ملی ہوئی ہے۔ وہ مجھے قادیان میں دیکھ کر بہت حیران ہوا۔ کہ میں کیسے آ گیا ہوں۔

بیعت کرنے کے بعد میں حضرت حکیم محمد دین صاحب کے ہمراہ جب واپس گوجرانوالہ گیا۔ تو اس شام کو مجھے پہلی مرتبہ سخت درد گردہ ہوئی جس کی وجہ سے تمام رات تکلیف میں رہا۔ یہ معلوم کر کے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر آیا ہوں۔ میرے گھر والوں نے میری اس تکلیف کی کچھ پروانہ کی۔ میرے لواحقین اور میرے والد صاحب کے دوستوں نے میری بیعت کرنے پر بہت برا منایا۔ اور مجھے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ اس کے چند دنوں کے بعد یہ عاجز حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے لئے ایک کپڑا بطور تحفہ لیکر قادیان آیا۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ کو دیا۔ کہ حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے نماز ظہر کے وقت مجھے آگے بلا کر وہ کپڑا حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے ازراہ کرم قبول فرما لیا۔ اور نماز کے بعد حضور کپڑا لیکر اندر تشریف لیگئے۔ چونکہ مسجد مبارک کی توسیع ہو رہی تھی۔ اس لئے نماز ایک کمرے میں (جہاں اب حضرت میاں بشیر احمد صاحب رہتے ہیں) ہوتی تھی۔ میں نفل پڑھ رہا تھا۔ کہ حضرت نانا جان صاحب ہنستے ہوئے تشریف لائے۔ اور پوچھا۔ میاں محمد بخش صاحب کا لڑکا کہاں ہے۔ حکیم محمد دین صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے کہا یہ نماز پڑھ رہا ہے۔ نانا جان نے فرمایا۔ حضرت صاحب ایک کپڑا لیکر آج بہت خوش خوش اندر تشریف لائے اور حضرت ام المومنین کو کپڑا دیکر فرمایا۔ کہ وہ محمد بخش تھانیدار جس نے لیکھرام کے قتل کے موقعہ پر آپ کے کپڑوں کی تلاشی کرائی تھی۔ اس کا لڑکا یہ تحفہ آپ کیلئے لیکر آیا ہے۔ حضرت نانا جان نے کہا کہ حضرت اقدس کی اس غیر معمولی خوشی کو دیکھ کر میں اس لڑکے سے ملنے آیا ہوں۔ چنانچہ میرے نفل پڑھنے کے بعد مجھے بہت محبت سے ملے اور پھر آخری عمر تک میرے ساتھ خاص شفقت فرماتے رہے

اس موقعہ پر شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ روایت سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۰۰ پر نمبر ۶۳۲ میں میرے لڑکے ڈاکٹر غلام احمد صاحب۔ آئی ایم۔ ایس کی طرف سے درج ہے۔ مگر اس میں بوجہ غلط فہمی بعض باتیں صحیح نہیں درج ہو سکیں۔ اصل حقیقت میں نے بیان کر دی ہے :۔

اس کے کچھ عرصہ بعد میرے گھر والوں نے بھی بذریعہ خط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ اور جب کچھ عرصہ کے بعد قادیان آئیں۔ تو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ کہ جب تمہارے میاں ایک کپڑا میرے لئے لائے تھے۔ تو حضرت صاحب اس دن بہت خوش ہوئے تھے۔ اور مجھے مسکراتے ہوئے وہ کپڑا دے کر فرمایا تھا۔ کہ معلوم ہے۔ کہ یہ کپڑا آپ کے لئے کون لایا ہے۔ پھر خود ہی فرمایا۔ جس نے آپ کے کپڑوں کی تلاشی لیکھرام کے قتل کے بعد لی تھی :۔

شیخ صاحب نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ سیر کے دوران میں میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور علیہ السلام کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا۔ فرمایئے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور میں چلتے چلتے ہی عرض کرتا ہوں۔ اس پر حضور علیہ السلام چل پڑے۔ اور میں نے عرض کیا کہ سیونگ بنک کے سود کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا۔ چونکہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس قسم کے سیونگ بنک نہیں تھے۔ اس لئے ہم اس کی قطعی حرمت کا فتویٰ نہیں دے سکتے۔ ہاں بہتر یہی ہے۔ کہ اس روپیہ کو خدمت دین میں صرف کیا جائے۔ ایسے ہی جاپانی سلک حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں نہ تھی۔ اس لئے اس کے متعلق بھی ہم حرمت کا قطعی حکم نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ اس میں محض ریشم نہیں ہوتا :۔

ایک دفعہ مجھے قادیان میں درد گردہ کا دورہ ہو گیا۔ میں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا۔ عریضہ کے جانے کے بعد جلد ہی درد مفقود ہو گیا۔ جب حضور علیہ السلام نماز کے وقت باہر تشریف لائے۔ تو فرمایا کہ میں نے آپ کے خط ملنے پر اسی وقت دعا کی تھی۔ اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور کی دعا کی برکت سے اسی وقت آرام آگیا تھا۔ میں نے مزید عرض کیا۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اس مرض سے مجھے بکلی نجات حاصل ہو جائے۔ کیونکہ یہ مرض مجھے بیعت کرنے کے بعد لاحق ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے لوگ طعنہ دیتے ہیں۔ اور اس کے دورے بھی بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ دعا کروں گا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضور پُرنور کی دعاؤں کی برکت سے وہ موذی مرض بکلی دور ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آجتک مجھے آرام ہے۔ کئی بار پیشاب کا ٹیسٹ بھی کرا چکا ہوں۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ اس کا اثر بالکل زائل ہو چکا ہے :۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ میں اور حکیم محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بٹالہ سے ٹانگہ پر قادیان کی طرف آرہے تھے۔ اتفاق سے ہمارے ساتھ لالہ ملاوامل صاحب بھی بیٹھے تھے حکیم صاحب نے فرمایا۔ یہ لالہ ملاوامل صاحب ہیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بہت سے الہامات اور نشانات پر اپنی کتب میں گواہ ٹھہرایا ہے۔ یہ سنکر میں نے لالہ ملاوامل صاحب سے دریافت کیا۔ کہ لالہ صاحب کیا حضور نے جن باتوں پر آپ کو گواہ ٹھہرایا ہے وہ درست ہیں۔ اس پر لالہ صاحب کہنے لگے۔ جی ہاں۔ مرزا صاحب نے جن باتوں پر مجھے گواہ ٹھہرایا ہے۔ وہ بالکل درست ہیں :۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیر سے واپس تشریف لایا کرتے تھے۔ تو ہم حضور کے مکان میں داخل ہوتے وقت برکت حاصل کرنے کے لئے حضور کے کوٹ پر ہاتھ پھیر کر اپنے مونہہ اور کپڑوں پر ملا کرتے تھے :۔

سیر میں عام طور پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی پیچھے رہ جاتے تھے۔ اور جب کافی پیچھے رہ جاتے۔ تو حضور ان کے لئے کھڑے ہو جاتے :۔

نماز کے وقت بالعموم حضور پہلے تشریف لا کر بیٹھ جاتے۔ اور احباب سے باتیں فرماتے رہتے حضرت خلیفہ اول رضی چپکے سے تشریف لا کر پیچھے بیٹھ جاتے۔ اور جب حضور یاد فرماتے۔ تو فوراً کھڑے ہو کر عرض کرتے حضور میں حاضر ہوں۔ اسی وقت نماز شروع ہو جاتی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایام خلافت کا واقعہ ہے۔ کہ میں حیدرآباد (سندھ) میں سب انسپکٹر پولیس تھا۔ ان ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب حیدرآباد میں لیکچر دینے کے لئے گئے۔ میں بھی اُن سے ملا خواجہ صاحب نے مجھے کہا۔ آپ کو یاد ہے کہ آپ کے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود دشمنی و مخالفت کے معاف کر دیا تھا۔ اور آپ کی درخواست پر ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ میں نے کہا۔ ہاں مجھے یاد ہے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ حضرت میاں صاحب (خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کا یہ کہنا۔ کہ فوت شدہ غیر احمدیوں کے لئے دعا نہ کی جائے۔ کس قدر صداقت سے بعید ہے۔

میں نے یہ واقعہ ملاقات کے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا۔ افسوس ہے کہ خواجہ صاحب نے یہ اعتراض دیانتداری سے نہیں کیا۔ جبکہ ان کو علم تھا۔ کہ آپ کے والد صاحب کے لئے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے حضرت اقدس کے حضور حلفیہ شہادت دی تھی۔ کہ وہ آخر عمر میں رجوع کر چکے تھے :۔

ایک دفعہ لوگ نماز کے لئے جمع تھے۔ حضرت اقدس بھی تشریف رکھتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کا انتظار تھا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اس عاجز کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ حضور اس لڑکے کو جانتے ہیں۔ یہ میاں محمد بخش صاحب تھانیدار کا لڑکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خوب جانتا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ سعید الفطرت معلوم ہوتا ہے :۔ خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ حال کارکن تالیف و تصنیف۔

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کی پانچ سالہ فہرست (۱۴)

نمبر شمار	نام	سال اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم
1588	بابو ولی محمد صاحب پنشنر کاٹھ گودام حال قادیان	10	30	30	30	14
1589	بابو محمد رشید خان صاحب دارالرحمت "	100	105	107	108	109
1590	اہلیہ صاحبہ مرحومہ " "	10	15	20	10	11
1591	" "	10	15	20	10	11
1592	سید عبدالحی صاحب خانوانہ کھیوڑہ	5	15	15	15	12
1593	طفیل احمد صاحب ڈار امرت سر	5	6	8	[illegible]	5/14
1594	پیر مشتاق احمد صاحب لاہور	10	30	25	25	26
1595	میاں وحید الدین صاحب "	5	5/1	5/3	5/3	5/4
1596	ملک غلام رسول صاحب شوق مرحوم سیال	250	251	275	250	300
1597	عبدالوحید خاں صاحب لاہور	5	5/1	5/3	6	6/4
1598	ملک عبدالغفور صاحب لاہور چھاؤنی	5	5/1	5/3	5/3	5/4
1599	شیخ قدرت اللہ صاحب پنشنر نابھہ	30	31/8	33	33/9	33/2
1600	والدین مرحومین " " "	10	10/8	11	11/1	11/2
1601	دختران مرحومین " " "	10	10/8	11	11/1	11/2
1602	زوجگان " " "	10	10/8	11	11/1	11/2
1603	دادی صاحبہ مرحومہ " "	10	10/8	11	11/1	11/2
1604	ہمشیرگان " " "	10	10/8	11	11/1	11/2
1605	رحیم بی بی رحیم اللہ صاحبہ دختران "	10	10/8	11	11/1	11/2
1606	رحمت اللہ صاحب "	10	10/8	11	11/1	11/2
1607	ماسٹر ولی محمد صاحب امرت سر	5	5/1	5/2	10	11
1608	کرم بی بی اہلیہ سردار سیف اللہ خان صاحب چونگی	5	5/1	5/4	5	5
1609	خدا بخش صاحب ہانڈو	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1610	منشی محمد نذیر صاحب آنبہ	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1611	مختار اللہ صاحب کرتو	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1612	بابو شاہ محمد صاحب پیرور کانگڑہ	5	14	15	14	16/8
1613	چوہدری احمد مختار صاحب اکال گڑھ	5	6	24	25	26
1614	محمد عبداللہ صاحب سوہاوہ ڈھلواں	5	5/1	10	5	5/8
1615	بابو محمد عبداللہ صاحب ٹانوالہ	10	13	17	18	20
1616	چوہدری محمد اعظم صاحب چک ۱۴۳/۲	5	7	10	14	14
1617	والدہ مرحومہ " " "	5	6	8	9	9
1618	سید چراغ شاہ صاحب مرحوم گوجرہ	5	6	7	5	5/4
1619	استانی زینب قدسیہ صاحبہ "	5	5/8	6	5	6
1620	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد مدد علی صاحب لاڑکانہ	5	5/8	6	6/8	7
1621	عبدالغنی صاحب جھنگ	4/5	5/5	5/4	5/8	5/9
1622	چوہدری محمد علی صاحب چک ۳۷ ج ب	5	5/2	5/8	5	5/2
1623	قریشی غلام احمد صاحب سالم	60	20	21	22	25
1624	ماسٹر محمد شفیع صاحب بھیرہ	120	126	132	100	101
1625	مستری فضل الٰہی صاحب ولد سلام اللہ صاحب	5	6	8	10	10/12
1626	شیخ عبدالغنی صاحب اوورسیر کوٹ مومن	25	5	6	7	8
1627	منشی سلطان عالم صاحب گوڑیالہ	30	40	50	30	35
1628	حافظ امام الدین صاحب "	5	6	7	5	5/4
1629	عائشہ بی بی زوجہ محمد الدین صاحب تھال	5	5/2	5/4	5/6	5/8

نمبر شمار	نام	سال اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم
1630	محمد حسین صاحب اوورسیر بنوں	100	125	130	80	101
1631	سید افتخار حسین صاحب کراچی	5	6	12	20	26
1632	ڈاکٹر محمد دین صاحب گورداسپور	30	20	25	25	30
1633	آمنہ اہلیہ صاحبہ " " "	15	20	20	15	20
1634	چوہدری محمد حیات خان صاحب مرحوم حافظ آباد	25	25	30	21	
1635	چوہدری دوست محمد صاحب ایم اے جہلم	5	14	20	25	25
1636	اہلیہ صاحبہ " " " "	5	6	5	5	5
1637	قاضی عبدالملک صاحب پشاور	5	5/4	5/8	10	11
1638	میر فضل دین صاحب مردان	30	31	33	35	40
1639	میاں محمد حسین صاحب "	30	31	33	33	34
1640	مولوی معین الدین صاحب مردان	5	5/1	10	10	11
1641	خواجہ محمد شریف صاحب حویلیاں	100	30	35	105	95
1642	ماسٹر عبدالحی صاحب پارہ چنار	5	5/2	10	10/1	10/4
1643	عبدالغفور صاحب "	5	5/4	5/8	5/12	6
1644	منشی محمد بخش صاحب ملتان	5	5/4	10	20	25/4
1645	شیخ عبداللہ خان صاحب "	10	120	101	65	85
1646	فضل الرحمن صاحب اختر ملتان	100	125	130	100	105
1647	چوہدری بشیر احمد صاحب تونسہ شریف	5	5/4	6	5	7
1648	ملک عمر علی صاحب کھوکھر قادیان	5	5/1	100	400	[illegible]
1649	مولا داد غلام قادر صاحب بٹ سول	5	5/3	5/6	5/9	5/1
1650	...الدین صاحب چک امداد	5	10/2	15	10	10/1
1651	مرزا عبدالقیوم صاحب پانی پت	10	15	20	50	52
1652	اہلیہ صاحبہ " " " "	5	10	15	20	21
1653	حافظ نور الٰہی صاحب بہادل نگر	5	10	35	10/8	50
1654	چوہدری محمد یوسف صاحب قادر آباد	5	5	5	5	6
1655	" فتح محمد صاحب انسپکٹر اوکاڑہ	60	61	61/1	61/3	61/5
1656	عمرالدین صاحب ٹھیکیدار اشن جنگ	5	6	10	5	5/4
1657	منشی علی محمد خان صاحب بیگم پور کنڈھی	5	5/2	5/3	5/4	5/6
1658	قاضی خدا بخش صاحب ماچھی واڑہ	5	6	6/1	6/2	6/3
1659	محمد یوسف صاحب سکھے والا "	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1660	علی شیر صاحب ہیوال "	15	10	5	5	5/2
1661	محمد شجاعت علی صاحب ہیوال	[illegible]	5/4	10	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام	سال اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم
1662	چوہدری بشیر احمد صاحب ٹیچر حافظ آباد	20	25	26	21	20/4
1663 / 1664	قاضی ضیاء اللہ صاحب ٹیچر مع اہلیہ "	25	26	27	22/8	22/9
1665	اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد امین صاحب	5	5/4	5/1	5/1	5/2
1666	" " محمد جمیل صاحب "	5	5/3	5/6	5/9	5/2
1667	فاطمہ زہرا اہلیہ مولوی عبدالغفور صاحب قادیان	5	6	7	8	9
1668	بابو محمد صادق صاحب دہلی	5	5/8	8	5	7
1669	بابو عبدالمجید صاحب "	5	6	8	12	20
1670	سید عبدالقیوم صاحب سکھر	5	6	6	10	11
1671	اہلیہ صاحبہ مرزا صالح علی صاحب منصور فارم	5	5/1	9	10	10/8
1672	والدہ صاحبہ مرحومہ " " "	5	5/1	9	10	10/8
1673	میاں احمد الدین صاحب کوئٹہ	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1674	عبدالرب صاحب علی گڑھ	5	8	10	15	16
1675	ڈاکٹر ایس محمد سعید صاحب	30	36	31	31/8	32
1676	چوہدری عبدالحمید صاحب کھلاکی	300	[illegible]	32	25	34
1677	ملک فتح خان صاحب دوالمیال	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1678	محمد رفیع خان صاحب سکندر داؤ	5	30	40	64	30
1679	پیر برید احمد صاحب سنگتراش کٹک	5	10	7	7/12	9/12
1680	میاں محمد صاحب شیخوپورہ	10	34	36	15	20
1681	محمد علی صاحب اوور تار کنڈی بنگال	10	24	35	40	50
1682	سید صلاح الدین صاحب فاضلکا	15	25	80	90	100
1683	چوہدری علی اکبر صاحب پنڈی گھیپ	5	6	15/2	15	16
1684	" " از نبی کریم صلعم "	5	5/2	5/10	6	7
1685	" " از حضرت مسیح موعود "	5	5/2	5/10	6	7
1687	" " از امیر المومنین ایدہ اللہ "	5	5/2	5/8	6	7
1688	" " والد صاحب مرحوم "	5	5/2	5/8	6	7
1689	" " والدہ صاحبہ مرحومہ "	5	5/2	5/8	6	7
1690	" " مرحومہ اہلیہ صاحبہ "	5	5/1	5/6	6	7
1691	اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب "	5	5/1	5/6	6	7
1692	بچگان " " " " "	5	5/4	5/15	6	10
934	مولوی غلام رسول صاحب سالم سرگودھا	5	5/1	5/2	5/3	5/4
1693	یوسف علی صاحب کوٹری سندھ	20	25	27	30	35
1694	سید محمود احمد صاحب "	5	20	21	15	16
1695	خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب "	355	375	350	400	401
1696	محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی "	5	5/4	6	6/1	6/2
1697	علی محمد صاحب "	5	6	7	5	5/1
1698	صوفی عبدالرحمن صاحب "	5	5/1	7	6	7
1699	جمعدار فتح الدین صاحب "	20	25	30	20	22
1700	محمد الدین صاحب قادیانی "	25	30	35	36	37
1701	محمد مغل صاحب "	5	6	10	11	12
1702	فتح محمد صاحب "	17	18	20	18	21
1703	غلام قادر صاحب "	5	5/8	6	10	12
1704	منشی فیض محمد صاحب جلال آباد شرقی	5	5/1	5/2	5/3	5/4

سیاسی

فن لینڈ کے مختصر حالات اور موجودہ جنگ کے اسباب

روس ایسے وسیع ملک اور بہت بڑی طاقت کا نہایت کامیابی اور بہادری کے ساتھ مقابلہ کر کے فن لینڈ نے چونکہ اپنا نام چار دانگ عالم میں مشہور کر دیا ہے۔ اس لئے اس چھوٹی سی سلطنت کا اجمالی ذکر یقیناً قارئین کی دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا موجب ہوگا۔ اس ملک کا وجود سن عیسوی کے آغاز کے ساتھ ہی ہوا۔ گویا یہ دو ہزار سال کا پرانا ملک ہے۔ اس عرصہ میں یہ مختلف حکومتوں کے ماتحت وقتاً فوقتاً رہا۔ اور آزاد بھی ہوتا رہا۔ ۱۸۰۹ء میں یہ روس کے ماتحت آیا۔ اور ۱۹۰۵ء میں روس نے فنی افواج کو توڑنے کے احکام صادر کر دیئے جن لوگوں نے ایسے جابرانہ قوانین کی مخالفت کی۔ انہیں جلاوطن کر دیا گیا۔ جنگ عظیم کے بعد جب روس میں انقلاب پیدا ہوا۔ تو فنوں کو بھی آزادی کا خیال گدگدانے لگا۔ چنانچہ ۶ دسمبر ۱۹۱۷ء کو فنی پارلیمنٹ نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اس وقت روسی افواج اس ملک میں موجود تھیں۔ پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا۔ کہ ان کو طاقت کے زور سے اپنے ملک سے نکال دیا جائے چنانچہ جنوری ۱۹۱۸ء میں ان کے لئے فوجی سکاؤٹ اور ابتدائیاں شروع کر دی گئیں۔ اور وسط مئی تک فن لینڈ روسی افواج سے بالکل پاک ہو گیا۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو دونوں ملکوں میں ایک معاہدہ ہوا۔ جس کے رو سے انہوں نے اپنی حدود معین کر لیں۔ جو صدیوں سے معین چلی آتی تھیں۔

باوجودیکہ یہ ملک چھوٹا سا ہے۔ مگر بہت ترقی یافتہ ہے۔ جمہوریت بہت مضبوط ہے۔ ہر بالغ کو ووٹ کا حق حاصل ہے پارلیمنٹ کے کل ممبروں کی تعداد دو صد ہے۔ پریس کو کامل آزادی حاصل ہے۔ اور جتنے اخبارات اور رسائل یہاں سے شائع ہوتے ہیں۔ آبادی کی نسبت سے اگر دیکھا جائے۔ تو کسی دوسرے ملک سے نہیں ہوتے۔ عورتیں بھی پارلیمنٹ کی ممبر بن سکتی ہیں۔ سب کاروبار کا نام نشان نہیں۔ مزدوروں کی حالت تسلی بخش ہے۔ ان کے اپنے مکانات ہیں۔ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام لیا جاتا ہے۔ ۶۰۔۷۰ فیصدی آبادی کا گذارہ زراعت پر ہے۔ زراعتی پیداوار دور دور تک جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کاغذ سازی اور لکڑی کی تجارت بھی بہت ہے ملک کی اقتصادی ساکھ بہت اچھی ہے۔ صرف یہی ایک ملک ہے۔ جو اپنے غیر ملکی قرضے باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہا ہے۔ اور اب اس پر بہت تھوڑا غیر ملکی قرضہ باقی ہے۔ جس سے بہت زیادہ کی کفالتیں دوسرے ممالک میں فن گورنمنٹ کی موجود ہیں۔ اپنی اس ساکھ کی وجہ سے فن لینڈ جہاں سے چاہے اپنے لئے سامان وغیرہ قرض لے سکتا ہے۔ تعلیم کا معیار بہت بلند ہے۔ ملک بھر میں سکولوں کا جال بچھا ہوا ہے صرف ۴ و ۵ فیصدی لوگ ناخواندہ ہیں۔ تین یونیورسٹیاں ہیں۔ مزدور و سرمایہ دار کی کوئی کشمکش ملک میں نہیں۔ نہ ہی اقلیت و اکثریت کا کوئی جھگڑا ہے۔ حکومت نہایت اطمینان سے چل رہی ہے۔ ۱۹۲۰ء میں جو معاہدہ روس کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات خوشگوار رہے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں ایک اور معاہدہ دونوں میں ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ وہ ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کریں گے۔ اور اختلافی امور کا تصفیہ ایک مشترکہ مصالحتی بورڈ کے ذریعہ کر لیا کریں گے۔ اور ہر قسم کے اختلافات کو انصاف اور پرامن ذرائع سے طے کریں گے۔ یہ معاہدہ ۱۹۴۵ء تک کے لئے تھا۔ لیکن اس کے باوجود دونوں میں وہ سپرٹ پیدا نہ ہو سکی۔ جو دو ہمسایہ ملکوں میں ترقی کے لئے ہونی ضروری ہے۔ روس نے اپنی حدود فن لینڈ کے لئے بند رکھیں۔ نیز چونکہ دونوں ملکوں میں بالکل علیحدہ علیحدہ اقتصادی نظام قائم رہے۔ اس لئے سیاسی اور تجارتی ترقی میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں۔ اور ۱۹۳۷ء تک یہی کیفیت رہی۔

چونکہ یہ حالت دونوں ملکوں کے لئے مضر تھی۔ اس لئے فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے ماسکو جا کر سوویٹ گورنمنٹ کو تحریک کی۔ کہ جو امور ان دونوں کے درمیان تعلقات کی خرابی کا موجب ہیں۔ ان کا ہمیشہ کے لئے تصفیہ کر لیا جائے۔ مگر یہ تجویز کامیاب نہ ہو سکی۔ کیونکہ روس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اور پھر اکتوبر ۱۹۳۹ء تک یہی حالت رہی۔ ۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو روسی وزیر خارجہ نے فنی سفیر مقیم ماسکو سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ روسی گورنمنٹ چاہتی ہے۔ کہ سیاسی اور اقتصادی مسائل پر مبادلہ افکار کے لئے فن گورنمنٹ اپنا نمائندہ بھیجے۔ فن گورنمنٹ نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ اور ایک وفد ماسکو بھیج دیا۔ ۱۲ اکتوبر کو دونوں ملکوں کے نمائندوں میں کریملن کے مقام پر گفت و شنید شروع ہو گئی۔ لیکن گفتگو کے آغاز میں ہی روس کی اس بدنیتی کا اظہار ہو گیا۔ کہ وہ بعض فن علاقوں کو دبانا چاہتا ہے۔ چنانچہ روسی نمائندوں نے فن وفد کے سامنے یہ مطالبات رکھے۔ کہ فن گورنمنٹ اس امر کا خاطر خواہ انتظام کرے۔ کہ خلیج فن لینڈ کے دونوں ساحلوں سے توپوں کے ذریعہ لینن گراڈ پر گولہ باری نہ ہو سکے گی اور کسی دشمن ملک کے جہاز اس خلیج میں داخل نہ ہو سکیں اسی طرح کوئی دشمن خلیج فن لینڈ کے مغرب اور شمال مغرب میں واقع جزیروں تک نہ پہنچ سکے۔ ورنہ اس کے لئے پھر لینن گراڈ پر حملہ بہت آسان ہو جائیگا۔ کیونکہ خاکنائے کریلیا پر فن لینڈ کی جو سرحد ہے اس سے صرف ۳۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر لینن گراڈ واقع ہے بالفاظ دیگر روس یہ چاہتا تھا۔ کہ فنی قلعہ بندی یعنی منرہیم لائن کو کم سے کم بیس میل پیچھے کر دیا جائے۔ اور یہ علاقہ جو خالی ہو روس کے حوالہ کر دیا جائے۔ اسی طرح ہانگو کی بندرگاہ اور اس کے ارد گرد جنوب مغرب اور شمال میں پانچ چھ میل کا علاقہ تیس سال کے لئے روس کو دیدیا جائے۔ تا وہاں فضائی مستقر قائم کیا جائے۔ خلیج "لپ ہوجا" میں روس کے جنگی جہازوں کو لنگر انداز ہونے کی عام اجازت ہو۔ دونو حکومتیں وعدہ کریں۔ کہ ایک دوسرے کے دشمنوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی قسم کی امداد نہیں دینگی۔ روس جو علاقے طلب کرتا تھا۔ اس کے عوض اپنے ۲۱۳۴ مربع میل علاقہ دینے پر آمادہ تھا۔ مگر وہ علاقہ تمام کا تمام جنگلی اور بنجر تھا۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تھا

فن گورنمنٹ نے پورے غور و فکر کے بعد روس کو جو جواب دیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ وہ روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھتے ہوئے اس کے جائز مفاد کے تحفظ کے لئے تیار ہے۔ اور اس سپرٹ کے ماتحت اپنے چار جزائر اسے دیدیگی بشرطیکہ روس اس کے اس نقصان کی تلافی خاطر خواہ طور پر کر دے۔ اسی طرح لینن گراڈ کی حفاظت کے پیش نظر خاکنائے کریلیا پر اپنی سرحد میں ترمیم کیلئے بھی تیار ہے۔ لیکن سرحد میں تبدیلیوں کے لئے سوویٹ گورنمنٹ کی تجاویز کو نہیں مان سکتی کیونکہ اس طرح اس کی اپنی پوزیشن مخدوش ہو جاتی ہے۔ ہانگو کی بندرگاہ کے متعلق روس کا مطالبات کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ کوئی ملک غیر ملکی فوجوں کو مستقل طور پر یا کسی لمبے عرصہ کے لئے اپنے ملک میں قیام کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس پر حکومت روس نے کہا کہ وہ خاکنائے کریلیا اور ہانگو کی بندرگاہ کے متعلق اپنے مطالبات کو کسی صورت میں واپس نہیں لے سکتی۔ ایک ماہ کے عرصہ میں فن نمائندے کئی بار ماسکو گئے۔ اور فن لینڈ ہانگو کے متعلق مطالبہ کے سوا باقی سب ماننے پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن روسی حکومت اسے چھوڑنے پر تیار نہ ہوئی۔ روسی بیان کے مطابق ۲۶ نومبر کو خاکنائے کریلیا پر فنی توپ خانہ سے سات گولے چلائے گئے۔ جو سوویٹ علاقہ میں آ کر گرے۔ چار روسی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ روسی حکومت نے مطالبہ کیا کہ فنی افواج کو سرحد سے پندرہ میل پیچھے ہٹا لیا جائے۔ تا ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ فن گورنمنٹ نے اس واقعہ کو غلط قرار دیتے ہوئے یہ مطالبہ نامنظور کر دیا۔ ۲۸ نومبر کو روس نے فن لینڈ کے ساتھ معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ کی تنسیخ اور ۲۹ نومبر کو ڈپلومیٹک تعلقات کے انقطاع کا اعلان کیا۔ امریکن سفیر نے سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی مگر روس نہ مانا۔ اور ۳۰ نومبر کو حملہ کر دیا۔ پھر بھی فن گورنمنٹ نے گفت و شنید کے ذریعہ تصفیہ پر آمادگی کا اظہار کیا۔ مگر روس کا حملہ جاری رہا

سیرالیون مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۱۵ ہزار نفوس زیر تبلیغ

روساء کا اسلام کی طرف میلان بڑی بڑی امیدیں

ملک سیرالیون

سیرالیون کے معنی "شیر کا سر" کے ہیں۔ اور لورپول سے سوار ہو کر ایک ہفتہ خشکی سے دور سمندر کے بے راستہ وسیع پانیوں پر بحیرہ اٹلانٹک کے دیو ہیکل جہازوں میں سفر کرتے ہوئے ہسپانیہ کے مقبوضہ جزائر تنیرف دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے بعد دس دن گذر جانے پر مغربی افریقہ کی سرزمین اور خلیج گنی کا شمالی ساحل نظر پڑتا ہے جس کی صورت شیر کی سی ہے۔ اس ملک میں ان دنوں ہمارے مبلغ الحاج شیخ نذیر احمد صاحب جہاد تبلیغ میں معروف ہیں۔ آپ نے اپنے مرکز سے تبلیغی سفر کر کے اندرونی حصہ ملک میں مسیحی اور وحشی باشندوں کے درمیان تبلیغ اسلام کا جہاد شروع فرمایا ہے۔ مولانا سال نو کے پہلے دن نوروز تبلیغ مناتے ہوئے انگریزی میں رپورٹ فرماتے ہیں۔

جنوبی صوبوں میں ترقی تبلیغ

جنوبی صوبوں میں تبلیغ کا کام ترقی پر ہے آج کل گوروما Gaama - لونیا Lunya وانڈو Wando اور بوخورد Small Bo کی ریاستوں میں کام شروع ہے۔ بوما ہون واقعہ ریاست لونیا میں ہمارے افریقن مبلغ عمر جاہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ اب یہاں قریباً ایک سو احمدی ہیں۔ اور ممبران جماعت اپنے مبلغ کی سرکردگی میں قرب وجوار کے دیہات میں تبلیغی دورے کر رہے ہیں۔

گوروما کا رئیس اعظم اور اس کے اعضا سب اسلام اختیار کر چکے ہیں۔ اور انس مصطفٰے ہمارا دوسرا افریقن مبلغ اس ریاست کے صدر مقام تنگی Tangie آمیں متعین ہے۔ اور رئیس اور قبائل کے دوسرے امراء انس مصطفٰے کے ساتھ صدق دل سے تعاون کر رہے ہیں۔ اور امید قوی ہے۔ کہ انشاء اللہ کل ریاست مشرف باسلام ہو جائے گی۔

عیسائیوں کی مخالفت

چونکہ قبل ازیں یہ کل علاقہ مسیحی تمایا جنت سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب اسلام پھیل رہا ہے۔ اس لئے مسیحی مبلغین سخت برافروختہ ہو رہے ہیں۔ اور بالخصوص مسجد کا تعمیر ہونا ان کو بہت شاق گذرا ہے۔ اس وجہ ناراضگی پر ان لوگوں نے صاحب ڈسٹرکٹ کمشنر سے شکایت کی اس پر میں کینوا Kenama میں جو ضلع کا صدر مقام ہے۔ (جہاں سے ریاستوں پر نگرانی رکھی جاتی ہے۔) صاحب سے ملنے گیا ملاقات پر تمام حالات واضح کرنے کے بعد انگریز افسر نگران ریاست ہائے ضلع نے فرمایا۔ عیسائیوں کو روساء اور رعایا کے خلاف شکایت کا کوئی حق نہیں اور احمدی داعیان اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں میں کوئی روک اور رکاوٹ پیش نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ جس طریق پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں تمام علاقہ مشرف بہ اسلام ہوجائیگا۔

رئیس دعا کا خواستگار ہے

میں نے وانڈو کی ریاست میں مقام فولا Fola ۲ ہفتہ قیام کیا۔ خدا تعالےٰ کی مدد سے رئیس اعظم اور چند امراء نے دین حق اختیار کر لیا ہے۔ فی الوقت رئیس علیل ہے۔ صحت کے لئے تمام برادران سے دعا کا مستدعی ہے۔ اس رئیس کو اپنی تمام ریاست کے مسیحوں اور بت پرستوں کو اسلام میں لانے کا ایسا ہی شوق ہے۔ جیسا رئیس صلاح الدین والئے ریاست گوروما کو اپنے مقبوضہ علاقہ میں ہر طرف اسلام ہی اسلام دیکھنے کا شوق ہے۔

ریاست وانڈو کے صدر مقام فولا Fola میں ایک مرکزی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور ایک اور مسجد مقام کامبوما Komlama میں (جو اس ریاست میں ہے) بنائی جا رہی ہے۔ اس رئیس نے اپنے تمام بت اور جادو کی ادویات وغیرہ جن پر اسے پہلے اعتقاد تھا۔ دفن کرا دی ہیں۔ (اس مخلص رئیس کے لئے مکرر دعا کی درخواست ہے)

بڑی امیدیں

واضح رہے کہ گوروما اور وانڈو کی ریاستیں ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑی امید ہے۔ کہ ۱۵ ہزار نومسلم کی ایک معقول جماعت ہر ایک علاقہ میں بہت جلد بن جائے گی۔ (فصل تیار ہے۔ کاٹنے والوں کی ضرورت ہے) ان لوگوں کی تبدیلئے مذہب میں تاخیر افریقن مبلغین کی عدم موجودگی ہے۔ (جو انشاء اللہ جلد رفع ہو جائے گی۔)

سفر میں تبلیغ

جب میں افسر ضلع کو ملنے کے لئے گیا۔ تو راستہ میں ریل اور موٹر سے اور پیدل ۶۳ میل چلنا پڑا میں نے راستہ میں Bojibu بوجی بو اور Blama بلاما میں اور پھر Kenama کینوا میں تبلیغ کی اور اس طرح تین اور رئیسوں سے اس سفر میں تعلقات و مراسم پیدا ہو گئے۔ ان میں سے ۲ ریاستیں ریل کی لائن پر ہیں۔ اور ایک موٹر کی سڑک پر۔ ان میں سے ہر ایک رئیس کی خواہش ہے۔ کہ میں ان کے پاس رہوں اور کچھ عرصہ ٹھہر کر تبلیغ کروں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں گوروما اور وانڈو کی طرف جلدی واپس نہیں ہوا۔ یہ خط بھی میں ان ریاستوں میں سے بلاما سے لکھ رہا ہوں۔ میں نے چھ تقریریں کی ہیں اسلام کے لئے اللہ کے فضل سے یہاں بڑی امیدیں ہیں۔ یہ مقام رومن کیتھولک مسیحیت کا بڑا مرکز ہے۔ مجھے اور رؤساء نے بھی دعوت دی ہے کہ میں ان کو اسلام سناؤں اور سکھاؤں مگر وقت کہاں سے لاؤں؟

درخواست

ان غریب افریقن نومسلموں اور میرے لئے دعا فرمائیں۔

نوٹ:- مغربی افریقہ کا سیاسی نظام اس طرح ہے۔ گورنر اور اس کے سکرٹری مرکز۔ ہر بڑے علاقہ کا ریذیڈنٹ اور اس کے افسران ضلع۔ اور ہر ضلع میں ریاستیں۔

مہتمم نشر و اشاعت قادیان

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہوں گے

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ۳۰ فروری ۱۹۴۰ء سے ۲۰ مارچ ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ احباب ۷ مارچ ۱۹۴۰ء تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرمائیں یا وی پی روکنے کے متعلق ۷ مارچ سے قبل اطلاع دے دیں۔ بصورت دیگر ۷ مارچ ۱۹۴۰ء کو ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنے کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔

مینیجر

۶ میاں غلام حسین صاحب
۲۸۷ - غلام احمد خانصاحب
۶۱ چوہدری غلام احمد خانصاحب
۹۷ - عبدالعظیم صاحب
۳۱۲ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۱۴۱ - میاں غلام رسول صاحب
۳۱۴ - محمد عثمان صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۶۷ - میاں غوث محمد صاحب
۳۲۹ - نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب
۴۲۵ - منشی حامد حسین صاحب
۴۷۹ مولوی عبدالحق صاحب سنلوہ
۵۰۹ - شیخ محمد حسین صاحب
۶۴۹ - مولوی محمد الدین صاحب
۱۰۷۴ منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۲۶ - ایم محمد رفیع صاحب
۱۷۳۳ - چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۸۱۵ - سر محمد ظفراللہ خانصاحب
۱۸۳۸ منشی ملند خانصاحب
۲۱۶۰ میاں ابراہیم صاحب ایک
۲۴۷۴ چوہدری عطا محمد صاحب
۲۷۵۵ - ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۳۵۱۵ محمد شفیع صاحب
۳۶۸۳ - چوہدری نعمت خانصاحب
۴۷۴۸ شیخ بدر دین صاحب
۴۱۱۰ شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۳۲۴ مرزا محمد علی بیگ صاحب
۴۷۵۹ حافظ عبدالسلام صاحب
۵۱۲۴ - بابو اعتراف اللہ صاحب
۵۲۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب

۵۲۱۶ - خلیل شاہ صاحب
۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۶۸۲ - عبدالشکور صاحب
۵۷۴۲ - چوہدری محمد شریف صاحب
۶۰۴۱ - محمد عبدالغفور خانصاحب
۶۱۴۲ - عبدالرشید خانصاحب
۶۱۸۶ - محمد خانصاحب
۶۳۲۱ بابو محمد عالم صاحب
۶۴۲۷ - کریم بخش صاحب
۶۴۸۲ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفٰے صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خانصاحب
۶۸۸۱ - بابو ننھے خانصاحب
۶۹۰۳ - ایس اے حلیم صاحب
۶۹۳۲ - میسر عبدالرحمٰن صاحب
۶۹۳۴ - میاں سلطان علی صاحب
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب
۷۴۹۶ - آئی-ایم خانصاحب
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۹۶۲ - ڈاکٹر محمد انور صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۱۵۶ - شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۵ - بابو غلام محمد صاحب
۸۲۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۷۲۰ - بابو محمد منیر صاحب
۸۹۱۶ - عین علی شاہ صاحب
۸۹۹۶ سید محبوب عالم صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب

۹۰۹۲ ایم۔اے جلیل خفی
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۸۶ - سید محمد حسین صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
۹۳۸۵ - غلام قادر صاحب برما
۹۳۸۹ - ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۶۲ - چوہدری دوست محمد صاحب
۹۶۰۵ - مولوی محمد علی صاحب
۹۶۰۹ محمود احمد صاحب ناصر
۹۷۰۹ - خان ظفر الحق خانصاحب
۹۷۲۵ - شیخ فضل حق صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ صاحب احمدیہ میڈیکل سپرڈنٹ
۹۸۲۴ - حکیم مرغوب اللہ صاحب
۹۸۳۰ - بابو فضل کریم صاحب
۹۸۴۸ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۹۲۳ - سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۷ - شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۶ - ڈاکٹر ایس-ایم احمد صاحب
۹۹۵۸ - فضل کریم صاحب
۹۹۶۴ - آئی-اے حکیم صاحب
۹۹۸۴ - مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۳ - مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۷ - چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۹۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۴۱ - محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۷۷ امیر جماعت احمدیہ محمود آباد
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۳۶۰ - ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب

۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۷۰ - مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۴۶۰ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۴۶۲ - لفٹیننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۵۶۵ - پیارا لعل صاحب
۱۰۵۹۱ - ایم رفیع اللہ صاحب
۱۰۷۳۱ - حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۹۶ - میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۳ - چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۲۴ - بشیر احمد صاحب
۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ کنانور
۱۰۹۴۴ - بی-اے-چغتائی
۱۱۰۰۴ - چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد خانصاحب
۱۱۰۷۱ - مولا بخش صاحب
۱۱۳۹۰ - محمد رفیع خانصاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب شرما
۱۱۶۳۹ - ڈاکٹر محمد طفیل صاحب
۱۱۶۶۸ - فدا حسین خانصاحب
۱۱۷۰۴ - میاں اللہ دتا صاحب
۱۱۷۷۶ - میسرز کاذر ڈپو پشاور
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۶ - مسٹر ایس ایس خانصاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید خانصاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۴ - قاضی عبدالخالق صاحب
۱۱۹۰۳ - ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۱۹۴۹ - امۃ الحی لائبریری قادیان
۱۱۹۵۳ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ
۱۱۹۵۸ - حکیم نظام الدین صاحب
۱۱۹۸۱ - مولوی غلام محمد صاحب پنشنر
۱۲۰۰۱ - چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۸۰ - عزیز حسین صاحب
۱۲۱۲۹ - قاری غلام مجتبےٰ صاحب قادیان
۱۲۱۳۹ - سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۴۷ - شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۹ - ڈاکٹر لعل الدین صاحب قادیان
۱۲۱۷۰ - محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۳ - ڈاکٹر عبدالحمید صاحب

۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۰۶ - خواجہ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۳۲ - جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۸۵ - مرزا قدرت اللہ صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب
۱۲۳۰۰ - چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خانصاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحب
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر خانصاحب
۱۲۵۳۷ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۰ - عبدالحق صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۲۴ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۴۵ - مولوی عبداللطیف صاحب
۱۲۶۵۱ - ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۷۸ - ایم-اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۳ - بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالحمید صاحب عارف لاہور
۱۲۷۲۶ - شیخ عبدالحمید صاحب لاہور
۱۲۷۴۳ - سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۵۳ - حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید خان صاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد دین صاحب
۱۲۸۲۴ - میاں عبدالرشید صاحب
۱۲۸۳۷ - پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب لاہور
۱۲۸۴۴ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۶۷ - ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب
۱۲۸۷۹ - محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۸۸۹ - چھجو خانصاحب
۱۲۸۹۴ - ظہور حسن صاحب

۱۲۹۲۷ - ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۲۹۵۵ ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۱۳ - ایم نصیر الحق صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۳۰۳۱ - مولوی نور محمد صاحب
۱۳۰۵۴ - ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۶۰ - قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۶۱ محمد رمضان صاحب
۱۳۰۶۴ - نواب الدین صاحب
۱۴۰۳۲ - خواجہ حبیب اللہ صاحب
۱۴۰۶۲ - بابو عبدالعزیز صاحب
۱۴۰۷۴ - منشی محمد ابراہیم صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۶۹ - عبدالحق صاحب
۱۴۱۷۹ - محمود احمد صاحب ناصر
۱۴۱۸۸ - میجر ممتاز یار الدولہ صاحب
۱۴۲۰۹ - محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۴۴ - شیخ محمد لطیف صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبدالواحد صاحب
۱۴۲۳۲ - چوہدری احمد جان صاحب
۱۴۲۵۲ - ایم احمد صاحب
۱۴۲۶۰ - چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۲۷۹ - سید بدر الدین صاحب
۱۴۳۰۶ - چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۳۰ - سید محمد فضل الرحمٰن صاحب
۱۴۳۴۴ - اے۔کے چوہدری
۱۴۴۰۱ مولوی محمد محبوب صاحب
۱۴۴۰۶ - محمد عالم صاحب
۱۴۴۱۳ - منشی محمد شاہ صاحب
۱۴۴۳۰ - سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۳۹ - ڈاکٹر فیض اللہ صاحب
۱۴۴۴۱ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۴۴۴۶ - محمد ثمن سار اللہ خانصاحب قادیان
۱۴۴۶۵ - قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۴۸۳ - ایس۔کے عبدالعزیز صاحب
۱۴۴۹۷ - بابو ضیاء الحق صاحب
۱۴۵۱۷ - بابو سراج الدین صاحب قادیان
۱۴۵۲۳ - مسز منصور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۴۱ - عبدالکریم صاحب